Reg. L. No. 693

THE ALHAKAM
Qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح:- قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے۔

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء | نمبر ۱۱

نامہ مصر

حرکت احمدیہ قاہرہ اور احمدیہ دار الکتب

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک تحریک انجمن احمدیہ قاہرہ کیلئے دار الکتب کی ضرورت پر شائع ہوئی تھی۔ ایسا ہی ایک مضمون اس سے پیشتر بھی میں نے ایک دفعہ الفضل میں بھی شائع کر دیا تھا۔ اور پھر اس کے متعلق قادیان کے بعض دوستوں کو فرداً فرداً بھی خط لکھے۔ مگر ابھی تک کسی بزرگ بھائی نے انجمن احمدیہ قاہرہ کی اس اپیل کی طرف توجہ نہیں کی۔

میں نہیں جانتا کہ کیوں اس کی طرف چنداں توجہ نہیں برتی گئی۔ مجھکو اس امر کو تسلیم کرکے خوشی ہوئی ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خدا کا ایک وحید سلسلہ ہے۔ جو کہ اس وقت ساری دنیا میں اپنی تحریکات کو پھیلا رہا ہے۔ اور اس کے افراد بہت غریب ہیں۔ ان کی مالی قربانی اس سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے جو کہ ان کی طاقت اور ہمت ہو سکے۔ اور پھر ایک وقت میں جبکہ بہت سی تحریکات ہیں۔ تو اہم تحریکات کو مقدم اور اس سے کم کو اس سے پیچھے۔ اور اسی ترتیب سے آگے پیچھے کر دیا جاتا ہے۔

اب جبکہ مرکز سلسلہ سے ایک دار الکتب کے لئے مولانا شیر علی صاحب تحریک کر رہے ہیں۔ اس تحریک کی چنداں اہمیت نہیں رہجاتی۔ اس لئے کہ مرکز میں اس قسم کی اہم لائبریری کا ہونا باہر کی بہت سی لائبریریوں سے زیادہ اہم ہے ہرکز کا مضبوط ہونا کسی قوم کی زندگی کا باعث ہوتا ہے۔ اور اس کی قوت سے ہر جگہ قوت پہنچ جاتی ہے بہرحال سلسلہ کی اس تحریک کی اہمیت میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔

مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رک سکتا کہ جیسے مرکز کی تقویت سے ہر عضو کو قوت ملتی ہے۔ اسطرح اعضاء کا عمدہ ہونا مرکز کی قوت کے لئے معین ہوتا ہے۔ اور یہ ایک واضح اور بدیہی مسئلہ ہے۔ جسکا انکار ہم کسی حالت میں بھی نہیں کر سکتے۔

ہمارے سلسلہ میں ایک ہی سال میں متعدد مقامات پر کئی دار الکتب کھل جانے کوئی مشکل نہیں ہیں۔ اور اس کا قطعاً کوئی بوجھ سلسلہ پر نہیں پڑ سکتا۔ ہمارا سلسلہ ایک علمی سلسلہ ہے۔ اور کم و بیش ہر شخص سلسلہ کی کتب اپنے پاس رکھتا ہے۔ یہ بالکل مسلم امر ہے۔ کہ ہر شخص کتب کا اسقدر شیدا نہیں ہوتا۔ کہ دار الکتب کے رنگ میں کتب کو جمع کر دے۔ اور یہ بھی صحیح امر ہے۔ کہ احمدی احباب اکثر غیر احمدی لوگوں کو کتب مفت دیتے رہتے ہیں۔ جو اکثر اوقات وہ واپس بھی نہیں آتیں۔ پس جبکہ ہر سال [illegible] کتب خریدی جاتی ہیں۔ اور پھر ان میں سے نصف سے زیادہ کتب ہم مفت تقسیم کر دیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کے ایسے احباب ان کتب کو ایسے رنگ میں تقسیم نکریں جو کہ **صدقہ جاریہ** اور مفید ثمرات پیدا کرنے والا ہو۔

ایک ایسا دار الکتب جو کہ ہم یہاں کھولنا چاہتے ہیں اس کی کتابیں صدقہ جاریہ کے طور پر ہونگی۔ ایک کتاب دینے والا شخص بھی ایسا ہے۔ جیسے کسی نے کسی مجاہد بھائی کو جہاد کے لئے تلوار یا گھوڑا خرید دیا ہو۔

کتابیں ہم سے گم ہو جاتی ہیں۔ پھٹ جاتی ہیں۔ اور جسقدر انسان اپنی زندگی میں خریدتا ہے اسی قدر وہ کبھی جمع نہیں رہتی۔

تو پھر کیا وجہ ہم ان میں سے بعض ایسے کاموں کیلئے صرف نہ کر دیں جو کہ سلسلہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکیں۔ اور ایک ایک دو دو کتب کا دیدینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہوتا۔ کہ ہم خرید کر دیں۔ اپنے کتب خانہ کی کتب سے چند کتب یا کم از کم ایک کتاب ہی اس غرض کے لئے صرف کر سکتے ہیں یا دو اعزیزو! اخدا کے کام ہو جائینگے۔ کیونکہ وہ

(دار الاحمد بریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر [illegible] شائع ہوا)

بندوں کا محتاج نہیں۔ مگر کیا ہم بھول گئے ہیں کہ وہ جو اس میں شریک ہو انجمن احمدیہ قاہرہ نے کوئی زبردست اپیل آپ سے نہیں کی۔ بلکہ صرف چند کتب کی اور اس کا بوجھ بھی ایک شخص پر نہیں۔

ہماری مثال ایسی ہے جو بالکل دشمن کے سامنے ہو تم ہم سے زیادہ محفوظ ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ان بھائیوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو کہ دشمن کے منہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ کیا میں تم کو قاہرے کے عیسائیوں کی کوشش کو بیان کر کے غیرت دلاؤں۔ کیا اس کے معنے یہ نہ ہونگے کہ میں زندہ حرکت کی توہین کر رہا ہوں۔ کہ اس کو جوش میں لانے کے لئے دوسروں کے واقعات بیان کر رہا ہوں۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایسا طریق اختیار کروں۔ پس میں تم ہی کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تمہارے بھائی دشمنوں کے منہ کے سامنے ہیں۔ انکی ضرورتیں ان کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ سلسلہ کے سارے مواد کو جمع کر کے ایک دارالکتب [illegible] سوال کیا جا سکتا ہے کہ سلسلہ کا لٹریچر اردو میں زیادہ [illegible] میں کہتا ہوں کہ ہاں اردو میں [illegible] سوال [illegible] کہ کیا وہ لوگ جو خود سلسلہ کی [illegible] پیش کر رہے ہیں کیا وہ محتاج نہیں ہیں۔

[illegible] ہوں۔

[illegible] اسلام کا ساتھ اسی طرح [illegible] آنحضرت صلعم کا [illegible] بہت [illegible] کہلا سکتے ہیں۔ اور [illegible] کی تقریروں [illegible] کے ساتھ رہے۔ اور ہم میں سے بہت [illegible] سے مکالمہ الٰہیہ [illegible] ہو گئے اور خدا کے قرب کو پا گئے۔

تم نے خلافت اولیٰ اور ثانیہ کی ان گھڑیوں میں جو دشوار گذار کہلا سکتی ہیں۔ راستبازی کی شاہراہ سے ادھر ادھر قدم نہ رکھا۔

تمہارے نام کے جھنڈے امریکہ۔ لنڈن اور برلن میں اڑنے لگے تھے کہ قوموں نے تمہاری ثروت اور دولت کا اندازہ غلط لگایا ہے۔ اور انہوں نے اس راہ میں بہت سی ٹھوکریں کھائیں۔

کیا اسقدر عظمت کے باوجود خدا کے پیارے اور راستباز کہلا کر اور دنیا میں ایک ہی زندہ جماعت کہلا کر تم خارجی تاثیرات کے محتاج رہو۔ نہیں اور کبھی نہیں۔ تم خود اپنی زندگی کے لئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو۔ اور خدا کے فضل بغیر کسی واسطے کے تم کو مل رہے ہیں۔

پس اٹھو میں تم سے اپیل کرتا ہوں۔ میں تمہارے سنہرے کارناموں کو تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ دیکھو کہ تمہارا نام اسوقت دنیا کے کونوں میں گونج اٹھا ہے۔ پس کیا اس عزت و شہرت کے بعد اس ذمہ داری کو بھول جاؤ گے جو تمہارے کندھوں پر رکھی گئی ہے۔ تم نے ساری دنیا کی اندھیری رات کے اندر روشنی کا سامان پیدا کرنا ہے۔ پھر خیال کرو۔ اس اہم کام کے ہوتے ہوئے کیا ہم اس تھوڑے کام کو دیکھ کر خوشی سے بیٹھ جائینگے۔

مت خیال کرو کہ تم سے ہر روز اپیلیں کی جاتی ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا نے تم کو اس لئے پیدا نہیں کیا۔ کہ تم راحت سے اپنے دنوں کو گذار دو۔ اگر تم بھی راحت کے خواب دیکھ رہے ہو۔ تو بتلاؤ پھر ہم میں اور ان اقوام میں جو

اس تاریکی کے زمانے میں سوئی ہوئی ہیں۔ اور جس کو ہم ابنائے ظلمت کے نام سے پکارتے ہیں۔ کیا فرق ہوا۔

روشنی کے معنے ہی یہ ہیں کہ کام کرنے کا وقت ہے۔ اور اندھیرے سے مراد ہی یہ ہے کہ بے حس ہونے کا وقت۔ پس تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ روشنی کر دو۔ اور دنیا کے اندر ایک ایسی سفیدی پیدا کر دو۔ کہ ظلمت باقی نہ رہے۔ ہماری مثال تو اس شخص کی ہے جس کی نسبت کہا گیا تھا۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

حجاز کی زمین [illegible] کی زمین۔ فلسطین کی زمین تم کو بلا رہی ہے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح نے گذشتہ سالوں میں فرمایا تھا کہ [illegible] اپنے کو پہنچ گئی ہے۔ اور اب دنیا [illegible] دنیا کا [illegible] تم کو بلا رہا ہے [illegible] ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ **تم اگر آج خوشی سے نہیں جاؤ گے** تو خدا تم کو اسی طرح لے جائیگا۔ جس طرح اس نے فرمایا۔ کہ میں مسیح موعود کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کر دونگا۔ پس اس طرح سے اگر ہم اپنے فرائض منصبی کے لئے خوشی سے روانہ نہ ہونگے۔ تو بالکل اس بچے کی طرح ہمارا حال ہوگا۔ جو ہمیشہ ماں کے نرم و نازک محبت بھرے ہاتھ کو سر پر شفقت سے پھرتے دیکھ کر یہ جان لیتا ہے کہ یہ ہمیشہ اسی طرح سے پھرا کرتا ہے۔ اور اس لئے اس کے احکام کی تعمیل میں کوتاہی برتنے لگ جاتا ہے۔

آخر وہی آنکھ جو محبت اور دل آویزی کا مجسم جادو ہوتی ہے۔ شرربار بن جاتی ہے۔ اور وہ تمہارا چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا ہے۔ اور وہ پیارا اور نرم ہاتھ ایک لوہے کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ اور ماں جیسی شفیق اپنے سخت جگر پر سختی کرنے لگتی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی نے اخبارات سلسلہ کے متعلق اپیل کرتے ہوئے آخر یہ فرما دیا کہ اگر اس پر تم توجہ نہ کرو گے۔ تو میں تمہارے چندوں سے کاٹ کر ان لوگوں کو روپیہ دیدوں گا۔

کیا تمہارے لئے یہ تازیانہ نہیں۔ کیا تمہارے لئے یہ فہمائش نہیں ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اگر تم جانو۔ پس دیکھو ماں سے زیادہ شفیق آقا آخر تمہارے لئے سخت ہو گیا۔

خدا تو ان سب سے زیادہ شفقت کرتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بنی اسرائیل سے کیسی شفقت کی۔ اور پھر کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جب انہوں نے نادان بچے کی طرح سے اس کو نہ جانا تو کیسی سختی کی۔ اور نبوت کا دروازہ ان پر بند کر دیا۔

پس یاد رکھو۔ تم کو دنیا کے ہر میدان میں گھوڑے دوڑانے ہونگے۔ یہ مت خیال کرو کہ ہمارے گھر میں کچھ نہیں۔ ہم جمع کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ بونے کے لئے ہیں کیا وہ کسان بھی کامیاب ہوتا ہے۔ جو بیج کو بوتا نہیں بلکہ اس کو گھر میں نہایت حفاظت سے رکھتا ہے۔

خدا نے ساری دنیا کو تمہارے حوالے کیا ہے۔ اس میں کھیتی کرو۔ پس کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ تم مال کو جمع کرو اور بوؤ نہیں۔ پیارو! یہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ساتھ تو خدا کے وعدے ہیں۔ ہم کو تو ان وعدوں کے سننے کے لئے جلدی کرنی چاہئے۔ ہم فقرا ہیں وہ غنی ہے۔ کبھی دنیا میں ایسا فقیر بھی دیکھا ہے۔ کہ وہ خاموشی سے گھر بیٹھ رہے۔ ایک داتا کی بخشش کیا اس کو اپنی طرف نہیں کھینچتی۔

مینے تو ایک دفعہ لکھنؤ میں دیکھا کہ وہاں ایک بیرسٹر صاحب کے مکان پر ہر جمعرات کو کچھ کوڑیاں تقسیم ہوتی تھیں۔ اس کے لئے فقرا کئی گھنٹے پہلے جمع ہو جاتے اور کوڑیوں کے لینے میں بہت ہی کشت و خون ہوتے۔

پھر بتلاؤ ہم کو کس قدر جد و جہد کی ضرورت ہے۔ کہ جبکہ ہمارے ساتھ ساری دنیا کو ہمارے حوالے کر دینے کا وعدہ ہے اور وعدہ بھی عزیز و حکیم خدا کی طرف سے۔ بتاؤ! اور خدارا غور کرو کہ ہم اسقدر وعدے کو سنکر جس طرح سے اس کے حصول کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ کیا اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اس وعدے سے مستغنی ہیں۔ یا ہم نے اس کی اہمیت نہیں جانی۔

پس پیارو! ساری دنیا تمہارے سامنے ہے۔ اس کے اونچ اور نیچ میں تم کو جانا پڑیگا۔ امریکہ کا مشنری کہتا ہے۔ کہ برازیل اور ارجنٹائین وغیرہ میں مشن کھولنے کی ضرورت ہے۔ بخارا کے احمدی تم کو بلا رہے ہیں۔ افریقہ کا مشنری اپنے وسیع کام کے لئے تم کو بلا رہا ہے۔ پھر کیا تم ان سب سے خاموش ہو جاؤ گے۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے اپنی جان اور مال اور اپنی اولاد سب کچھ خدا کے لئے **بیچدی ہے**۔ اگر گذشتہ صدیوں میں صلیبی جنگیں تھیں۔ تو آج ہم کو ساری دنیا کی قوموں سے روحانی جنگ کرنی ہے۔ پھر اپنے لشکروں اور قوتوں کا محاسبہ کر کے دیکھو۔ تم کو معلوم ہو جائیگا۔

پس کھڑے ہو جاؤ۔ ہم کو اپیلوں کے لئے نہیں بلکہ کام کے لئے فارغ کرو۔ ہم تمہارے ہاتھ میں ہیں در ہتھیار کی طرح سے ہیں۔ اگر تم زور سے ہم کو چلاؤ گے۔ تو وار کاری ہوگا۔ ورنہ تیز ہتھیار بھی خود بخود نہیں چل سکتا۔ چہ جائیکہ ہمارے جیسے چھوٹے اور کند آلات۔

میری یہ اپیل تمام احمدی جماعت سے ہے جو

بندوں کا محتاج نہیں۔ مگر کیا ہم بھا رک آدہ جو اس میں شریک ہو انجمن احمدیہ قاہرہ نے کوئی زبردست اپیل آپ سے نہیں کی۔ بلکہ صرف چند کتب کی اور ان کا بوجھ بھی ایک شخص پر نہیں۔

ہماری مثال ایسی ہے جو بالکل دشمن کے سامنے ہو تم ہم سے زیادہ محفوظ ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ان بھائیوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ جو کہ دشمن کے منہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ کیا میں تم کو قاہرے کے عیسائیوں کی کوشش کو بیان کر کے غیرت دلاؤں۔ کیا اس کے معنے یہ نہ ہونگے کہ میں زندہ حرکت کی توہین کر رہا ہوں۔ کہ اس کو جوش میں لانے کے لئے دوسروں کے واقعات بیان کر رہا ہوں۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایسا طریق اختیار کروں۔ پس [illegible] کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تمہارے بھائی دشمنوں کے منہ کے سامنے ہیں۔ [illegible] ضرورتیں ان کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ وہ سلسلہ کے [illegible] مواد کو جمع کر کے ایک دارالکتب [illegible] سوال کیا جا سکتا ہے کہ سلسلہ کا لٹریچر [illegible] زیادہ [illegible] کہتا ہوں کہ ہاں اردو میں [illegible] سوال [illegible] کہ کیا وہ لوگ جو خود سلسلہ کی [illegible] کر رہے ہیں۔ کیا وہ محتاج نہیں ہیں۔

[illegible]

[illegible] اسلام کا ساتھ اسی طرح [illegible] آنحضرت صلعم کا [illegible] بہت [illegible] اور [illegible] کھڑیوں [illegible] ساتھ رہے۔ اور تم میں سے بہت [illegible] راستے سے مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو گئے اور خدا کے [illegible] کو پا گئے۔

[illegible] خلافت اولیٰ اور ثانیہ کی ان گھڑیوں میں جو دشوار گذار کہلا سکتی ہیں۔ راستبازی کی شاہراہ سے اِدھر اُدھر قدم نہ رکھا۔

تمہارے نام کے جھنڈے امریکہ۔ لندن اور برلن میں اڑنے لگے۔ حتیٰ کہ قوموں نے تمہاری [illegible] اور دولت کا اندازہ غلط لگایا ہے۔ اور انہوں نے اس راہ میں بہت سی ٹھوکریں کھائیں۔

کیا اسقدر عظمت کے باوجود خدا کے پیارے اور راستباز کہلا کر اور دنیا میں ایک ہی زندہ جماعت کہلا کر تم خارجی تاثیرات کے محتاج رہو۔ نہیں اور کبھی نہیں۔ تم خود اپنی زندگی کے لئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو۔ اور خدا کے فضل بغیر کسی واسطے کے تم کو مل رہے ہیں۔

پس اٹھو میں تم سے اپیل کرتا ہوں۔ میں تمہارے سنہرے کارناموں کو تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ دیکھو کہ تمہارا نام اسوقت دنیا کے کونوں میں گونج اٹھا ہے۔ پس کیا اس عزت و شہرت کے بعد اس ذمہ داری کو بھول جاؤ گے۔ جو تمہارے کندھوں پر رکھی گئی ہے۔ تم نے ساری دنیا کی اندھیری رات کے اندر روشنی کا سامان پیدا کرنا ہے۔ پھر خیال کرو۔ اس اہم کام کے ہوتے ہوئے کیا ہم اس تھوڑے کام کو دیکھ کر خوشی سے بیٹھ جائینگے۔

مت خیال کرو کہ تم سے ہر روز اپیلیں کی جاتی ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا نے تم کو اس لئے پیدا نہیں کیا۔ کہ تم راحت سے اپنے دنوں کو گذار دو۔ اگر تم بھی راحت کے خواب دیکھ رہے ہو۔ تو بتلاؤ پھر ہم میں اور ان اقوام میں جو اس **تاریکی کے زمانے** میں سوئی ہوئی ہیں۔ اور جس کو ہم اپنا **ظلمت کے نام سے پکارتے** ہیں۔ کیا فرق ہوا۔

روشنی کے معنے ہی یہ ہیں کہ کام کرنے کا وقت ہے۔ اور اندھیرے سے مراد ہی یہ ہے کہ بے حس ہونے کا وقت۔ پس تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ روشنی کر دو۔ اور دنیا کے اندر ایک ایسی سفیدی پیدا کر دو۔ کہ ظلمت باقی نہ رہے۔ تمہاری مثال تو اس شخص کی ہے جس کی نسبت کہا گیا تھا۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

حجاز کی [illegible] کی زمین۔ فلسطین کی زمین تم کو بلا رہی ہے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح نے گذشتہ سالوں میں فرمایا تھا کہ [illegible] کی [illegible] انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اور اب دنیا [illegible] کانپ [illegible] دنیا کا چپہ چپہ تم کو بلا رہا ہے [illegible] ہوگا۔ اور [illegible] **ہوگا**۔ تم اگر آج خوشی سے نہیں جاؤ گے تو خدا تم کو اسی طرح لے جائیگا۔ جس طرح اس نے فرمایا۔ کہ میں مسیح موعود کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کرونگا۔ پس اس طرح سے اگر ہم اپنے فرائض منصبی کے لئے خوشی سے روانہ نہ ہونگے۔ تو بالکل اس بچے کی طرح ہمارا حال ہوگا۔ جو ہمیشہ ماں کے نرم و نازک محبت بھرے ہاتھ کو سر پر شفقت سے پھیرتے دیکھ کر یہ جان لیتا ہے کہ یہ ہمیشہ اسی طرح سے پھرا کرتا ہے۔ اور اس لئے اس کے احکام کی تعمیل میں کوتاہی برتنے لگ جاتا ہے۔

آخر وہی آنکھ جو محبت اور دل آویزی کا مجسم جادو ہوتی ہے۔ شرربار بن جاتی ہے۔ اور وہ نرم چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا ہے۔ اور وہ پیارا اور نرم ہاتھ ایک لوہے کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ اور ماں جیسی شفیق اپنے لخت جگر پر سختی کرنے لگتی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی نے اخبارات سلسلہ کے متعلق اپیل کرتے ہوئے آخر یہ فرمایا کہ اگر اس پر تم توجہ نہ کرو گے۔ تو میں تمہارے چندوں سے کاٹ کر ان لوگوں کو روپیہ دیدوں گا۔

کیا تمہارے لئے یہ تازیانہ نہیں۔ کیا تمہارے لئے یہ فہمائش نہیں ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اگر تم جانو۔ پس دیکھو ماں سے زیادہ شفیق آقا آخر تمہارے لئے سخت ہو گیا۔

خدا تو ان سب سے زیادہ شفقت کرتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بنی اسرائیل سے کیسی شفقت کی۔ اور پھر کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جب انہوں نے نادان بچے کی طرح سے اس کو نہ جانا تو کیسی سختی کی۔ اور نبوت کا دروازہ ان پر بند کر دیا۔

پس یاد رکھو۔ تم کو دنیا کے ہر میدان میں گھوڑے دوڑانے ہونگے۔ یہ مت خیال کرو کہ ہمارے گھر میں کچھ نہیں۔ ہم جمع کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ بونے کے لئے ہیں کیا وہ کسان بھی کامیاب ہوتا ہے۔ جو بیج کو بوتا نہیں بلکہ اس کو گھر میں نہایت حفاظت سے رکھتا ہے۔

خدا نے ساری دنیا کو تمہارے حوالے کیا ہے۔ اس میں کھیتی کرو۔ پس کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ تم مال کو جمع کرو اور بوؤ نہیں۔ پیارو! یہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ساتھ تو خدا کے وعدے ہیں۔ ہم کو تو ان وعدوں کے سننے کے لئے جلدی کرنی چاہئیے۔ ہم فقرا ہیں وہ غنی ہے۔ کبھی دنیا میں ایسا فقیر بھی دیکھا ہے۔ کہ وہ خاموشی سے گھر بیٹھ رہے۔ ایک داتا کی بخشش کیا اس کو اپنی طرف نہیں کھینچتی۔

میں نے تو ایک دفعہ کہیں دیکھا کہ وہاں ایک بیرسٹر صاحب کے مکان پر ہر جمعرات کو کچھ کوڑیاں تقسیم ہوتی تھیں۔ اس کے لئے فقرا کئی گھنٹے پہلے جمع ہو جاتے اور کوڑیوں کے لینے میں بہت ہی کشت و خون ہوتے۔

پھر بتلاؤ ہم کو کس قدر جد و جہد کی ضرورت ہے۔ کہ جبکہ ہمارے ساتھ ساری دنیا کو ہمارے حوالے کر دینے کا وعدہ ہے اور وعدہ بھی عزیز و حکیم خدا کی طرف سے۔ بتلاؤ! اور خدارا غور کرو کہ ہم اسقدر وعدے کو سنکر جس طرح سے اس کے حصول کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ کیا اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اس وعدے سے مستغنی ہیں۔ یا ہم نے اس کی اہمیت نہیں جانی۔

پس پیارو! ساری دنیا تمہارے سامنے ہے۔ اس کے اونچ اور نیچ میں تم کو جانا پڑیگا۔ امریکہ کا مشنری کہتا ہے۔ کہ برازیل اور ارجنٹائن وغیرہ میں مشن کھولنے کی ضرورت ہے۔ بخارا کے احمدی تم کو بلا رہے ہیں۔ افریقہ کا مشنری اپنے وسیع کام کے لئے تم کو بلا رہا ہے۔ پھر کیا تم ان سب سے خاموش ہو جاؤ گے۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے اپنی جان اور مال اور اپنی اولاد سب کچھ خدا کے لئے **بیچدی ہے**۔ اگر گذشتہ صدیوں میں صلیبی جنگیں تھیں۔ تو آج ہم کو ساری دنیا کی قوموں سے روحانی جنگ کرنی ہے۔ پھر اپنے لشکروں اور قوتوں کا محاسبہ کر کے دیکھو۔ تم کو معلوم ہو جائیگا۔

پس کھڑے ہو جاؤ۔ ہم کو اپیلوں کے لئے نہیں بلکہ کام کے لئے فارغ کرو۔ ہم تمہارے ہاتھ میں ہیں ہتھیار کی طرح سے ہیں۔ اگر تم زور سے ہم کو چلاؤ گے۔ تو وار کاری ہوگا۔ ورنہ تیز ہتھیار بھی خود بخود نہیں چل سکتا۔ چہ جائیکہ ہمارے جیسے چھوٹے اور کند آلات۔

میری یہ اپیل تمام احمدی جماعت سے ہے جو

بندوں کا محتاج نہیں۔ مگر کیا ہی مبارک ہے وہ جو اس میں شریک ہو۔
انجمن احمدیہ قاہرہ نے کوئی زبردست اپیل آپ سے نہیں کی۔ بلکہ صرف چند کتب کی اور اُن کا بوجھ بھی ایک شخص پر نہیں۔

ہماری مثال ایسی ہے جو بالکل دشمن کے سامنے ہو تم ہم سے زیادہ محفوظ ہو پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ان بھائیوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو کہ دشمن کے منہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ کیا میں تم کو قاہرے کے عیسائیوں کی کوشش کو بیان کر کے غیرت دلاؤں۔ کیا اس کے معنے یہ نہ ہونگے کہ میں زندہ حرکت کی توہین کر رہا ہوں۔ کہ اس کو جوش میں لانے کے لئے دوسروں کے واقعات بیان کر رہا ہوں۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایسا طریق اختیار کروں۔ پس [illegible] تم ہی کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تمہارے بھائی دشمنوں کے منہ کے سامنے ہیں۔ انکی ضرورتیں ان کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ سلسلہ کے سارے مواد کو جمع کر کے ایک دارالکتب [illegible] سوال کیا جا سکتا ہے کہ سلسلہ کا لٹریچر اردو میں زیادہ [illegible] کہتا ہوں کہ ہاں اردو میں [illegible] سوال [illegible] کہ کیا وہ لوگ جو خود سلسلہ کی [illegible] کر رہے ہیں کیا وہ محتاج نہیں ہیں۔
[illegible] ہوں۔

[illegible] اسلام کا ساتھ اسی طرح [illegible] آنحضرت صلعم کا عمر [illegible] بہت وجود [illegible] کہلاتے ہیں۔ اور عسر دلیری کی گھڑیوں میں [illegible] دشمن کے ساتھ رہے۔ اور [illegible] میں سے بہت [illegible] راستے سے مکالمہ الہیہ سے مشرف ہو گئے اور خدا کے قرب کو پا گئے۔

[illegible] خلافت اولیٰ اور ثانیہ کی ان گھڑیوں میں جو دشوار گذار کہلا سکتی ہیں۔ راستبازی کی شاہراہ سے ادھر ادھر قدم نہ رکھا۔

تمہارے نام کے جھنڈے امریکہ۔ لنڈن اور برلن میں اڑنے لگے حتےٰ کہ قوموں نے تمہاری ثروت اور دولت کا اندازہ غلط لگایا ہے۔ اور انہوں نے اس راہ میں بہت سی ٹھوکریں کھائیں۔

کیا اسقدر عظمت کے باوجود خدا کے پیارے اور راستباز کہلا کر اور دنیا میں ایک ہی زندہ جماعت کہلا کر تم خارجی تاثیرات کے محتاج رہو۔ نہیں اور کبھی نہیں۔ تم خود اپنی زندگی کے لئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو۔ اور خدا کے فضل بغیر کسی واسطے کے تم کو مل رہے ہیں۔

پس اٹھو میں تم سے اپیل کرتا ہوں۔ میں تمہارے سنہرے کارناموں کو تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ دیکھو کہ تمہارا نام اسوقت دنیا کے کونوں میں گونج اٹھا ہے۔ پس کیا اس عزت و شہرت کے بعد اس ذمہ داری کو بھول جاؤ گے جو تمہارے کندھوں پر رکھی گئی ہے۔ تم نے ساری دنیا کی اندھیری رات کے اندر روشنی کا سامان پیدا کرنا ہے۔ پھر خیال کرو۔ اس اہم کام کے ہوتے ہوئے کیا ہم اس تھوڑے کام کو دیکھ کر خوشی سے بیٹھ جائینگے۔

مت خیال کرو کہ تم سے ہر روز اپیلیں کی جاتی ہیں۔
یاد رکھو کہ خدا نے تم کو اس لئے پیدا نہیں کیا۔ کہ تم راحت سے اپنے دنوں کو گذار دو۔ اگر تم بھی راحت کے خواب دیکھ رہے ہو۔ تو بتلاؤ پھر ہم میں اور ان اقوام میں جو

اس تاریکی کے زمانے میں سوئی ہوئی ہیں۔ اور جس کو ہم **اپنا نے ظلمت کے نام سے پکارتے** ہیں۔ کیا فرق ہوا۔

روشنی کے معنے ہی یہ ہیں کہ کام کرنے کا وقت ہے۔ اور اندھیرے سے مراد ہی یہ ہے کہ بے حس ہونے کا وقت
پس تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ روشنی کر دو۔ اور دنیا کے اندر ایک ایسی سفیدی پیدا کر دو۔ کہ ظلمت باقی نہ رہے۔ تمہاری مثال تو اس شخص کی ہے جس کی نسبت کہا گیا تھا۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

حجاز کی [illegible] کی زمین۔ فلسطین کی زمین تم کو بلا رہی ہے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح نے گذشتہ سالوں میں فرمایا تھا کہ [illegible] فرانس کی [illegible] انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اور اب دنیا [illegible] دنیا کا [illegible] تم کو بلا رہا ہے [illegible] ہو گا۔ زور سے شرو [illegible] **ہو گا۔** تم اگر آج خوشی سے **نہیں جاؤ گے** تو خدا تم کو اسی طرح لے جائیگا۔ جس طرح اس نے فرمایا۔ کہ میں مسیح موعود کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کرونگا۔ پس اس طرح سے اگر ہم اپنے فرائض منصبی کے لئے خوشی سے روانہ نہ ہونگے۔ تو بالکل اس بچے کی طرح ہمارا حال ہو گا۔ جو ہمیشہ ماں کے نرم و نازک محبت بھرے ہاتھ کو سر پر شفقت سے پھرتے دیکھ کر یہ جان لیتا ہے کہ یہ ہمیشہ اسی طرح سے پھرا کرتا ہے۔ اور اس لئے اس کے احکام کی تعمیل میں کوتاہی برتنے لگ جاتا ہے۔

آخر وہی آنکھ جو محبت اور دل آویزی کا مجسم جادو ہوتی ہے۔ شرر بار بن جاتی ہے۔ اور وہ نہا چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا ہے۔ اور وہ پیارا اور نرم ہاتھ ایک لوہے کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ اور ماں جیسی شفیق اپنے لخت جگر پر سختی کرنے لگتی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی نے اخبارات سلسلہ کے متعلق اپیل کرتے ہوئے آخر یہ فرما دیا کہ اگر اس پر تم توجہ نکرو گے۔ تو میں تمہارے چندوں سے کاٹ کر ان لوگوں کو روپیہ دیدوں گا۔

کیا تمہارے لئے یہ تازیانہ نہیں۔ کیا تمہارے لئے یہ فہمائش نہیں ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اگر تم جانو۔ پس دیکھو ماں سے زیادہ شفیق آقا آخر تمہارے لئے سخت ہو گیا۔
خدا قرآن سب سے زیادہ شفقت کرتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بنی اسرائیل سے کیسی شفقت کی۔ اور پھر کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جب انہوں نے نادان بچے کی طرح سے اس کو نہ جانا تو کیسی سختی کی۔ اور نبوت کا دروازہ ان پر بند کر دیا۔

پس یاد رکھو۔ تم کو دنیا کے ہر میدان میں گھوڑے دوڑانے ہونگے۔ یہ مت خیال کرو کہ ہمارے گھر میں کچھ نہیں۔ ہم جمع کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ بونے کے لئے ہیں کیا وہ کسان بھی کامیاب ہوتا ہے۔ جو بیج کو بوتا نہیں بلکہ اس کو گھر میں نہایت حفاظت سے رکھتا ہے۔

خدا نے ساری دنیا کو تمہارے حوالے کیا ہے۔ اس میں کھیتی کرو۔ پس کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ تم مال کو جمع کرو اور بوؤ نہیں۔ پیارو! یہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ساتھ تو خدا کے وعدے ہیں۔ ہم کو تو ان وعدوں کے سننے کے لئے جلدی کرنی چاہئے۔ ہم فقرا ہیں وہ غنی ہے۔ کبھی دنیا میں ایسا فقیر بھی دیکھا ہے۔ کہ وہ خاموشی سے گھر بیٹھ رہے۔ ایک داتا کی بخشش کیا اس کو اپنی طرف نہیں کھینچتی۔

سینے تو ایک دفعہ لکھنؤ میں دیکھا کہ وہاں ایک بیرسٹر صاحب کے [illegible] ہر جمعرات کو جو کوڑیاں تقسیم ہوتی تھیں۔ اس کے لئے فقرا کئی گھنٹے پہلے جمع ہو جاتے اور کوڑیوں کے لینے میں بہت ہی کشمکش ہوتے۔

پھر بتلاؤ کہ کس قدر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ کہ جبکہ ہمارے ساتھ ساری دنیا کو ہمارے حوالے کر دینے کا وعدہ ہے اور وعدہ بھی عزیز و حکیم خدا کی طرف سے۔ بتلاؤ! اور خدارا غور کرو کہ ہم اسقدر وعدے کو سنکر جس طرح سے اس کے حصول کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ کیا اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اس وعدے سے مستغنی ہیں۔ یا ہم نے اس کی اہمیت نہیں جانی۔

پس پیارو! ساری دنیا تمہارے سامنے ہے۔ اس کے اونچ اور نیچ میں تم کو جانا پڑیگا۔ امریکہ کا مشنری کہتا ہے۔ کہ برازیل اور ارجنٹائین وغیرہ میں مشن کھولنے کی ضرورت ہے۔ بخارا کے احمدی تم کو بلا رہے ہیں۔ افریقہ کا مشنری اپنے وسیع کام کے لئے تم کو بلا رہا ہے۔ پھر کیا تم ان سب سے خاموش ہو جاؤ گے۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے اپنی جان اور مال اور اپنی اولاد سب کچھ خدا کے لئے **بیچدی ہے۔** اگر گذشتہ صدیوں میں صلیبی جنگیں تھیں۔ تو آج ہم کو ساری دنیا کی قوموں سے روحانی جنگ کرنی ہے۔ پھر اپنے لشکروں اور قوتوں کا محاسبہ کر کے دیکھو۔ تم کو معلوم ہو جائیگا۔

پس کھڑے ہو جاؤ۔ ہم کو اپیلوں کے لئے نہیں بلکہ کام کے لئے فارغ کرو۔ ہم تمہارے ہاتھ میں ہیں ورنہ ہتھیار کی طرح سے ہیں۔ اگر تم زور سے ہم کو چلاؤ گے۔ تو وار کاری ہو گا۔ ورنہ تیز ہتھیار بھی خود بخود نہیں چل سکتا۔ چہ جائیکہ ہمارے جیسے چھوٹے اور کند آلات۔

میری یہ **اپیل** تمام احمدی جماعت سے ہے جو

بھجوا رہیں بھیلی ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی تصنیفات دار یں کو جا کر اس آواز کو جو کہ بظاہر بہت ہلکی اور خفیف ہے۔ مگر اس کے اندر سلسلہ کی عظمت کی شان پوشیدہ کی طرف متوجہ ہوں۔ ہم کو سلسلہ کی ہر ایک کتاب کی سخت ضرورت ہے۔ اخبارات الحکم الفضل ریویو بدر۔ نور۔ فاروق۔ تشحیذ۔ ریویو وغیرہ کے فائل اور رسالے کتابیں اور ٹریکٹ ہر ایک کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ہر اہل دل اور ہر تڑپ رکھنے والے بھائی سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لئے مجھکو ایک دو تین جیسی کسی کو توفیق ہو کتب روانہ کر کے میری مدد کرتے ہی نہیں بلکہ سلسلہ کی ایک عظیم الشان خدمت بجا لاتے ہیں۔ یہ سب باقاعدہ ایک رجسٹر بنا کر اس میں درج کر دی جاینگی۔ اور لکھ دیا جائیگا۔ کہ یہ فلاں بزرگ کی طرف سے ہیں۔ بلکہ اس امر کا اعلان بذریعہ اخبارات سلسلہ بھی کر دیا جائیگا۔ اور یہ کتب خانہ نظارت صیغہ اشاعت کی ملکیت تصور ہو گا۔

پس میں دیکھتا ہوں کہ کون بزرگ احباب میری اپیل پر لبیک کہتے ہیں۔ اللہ تعالے ساتھیوں کے اموال میں برکت عظیم دے۔

اس ضمن میں میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں نے دراصل اس دار الکتب کی بنیاد رکھدی ہے۔ اور اس میں پہلا نمبر میرے والد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب قبلہ کا ہے۔ انہوں نے ہی مجھکو مصر میں پہلے اپنے روپے سے روانہ کیا۔ اور میری بہت مدد کی جس طرح سے مدد کی میں حیران ہوتا ہوں۔ وہ محبت اور شفقت وہ محبت پدری سے بہت زیادہ ہے۔ اور اس کی مثال مجھکو نہیں ملتی انہوں نے اپنے روپے سے مجھکو بعض کتب خرید کر دی تھیں۔ جن کو میں سلسلہ احمدیہ کی اس دار الکتب کیلئے وقف کرتا ہوں۔ اور ان کے نمبر اور ان کی تعداد سے نظارت اشاعت کو اطلاع کر دونگا

احمدیہ دار الکتب مصر کیلئے ایک عظیم الشان عطیہ

اس ضمن میں اور السابقون الاولون میں سلسلہ کے مخلص بزرگ حاجی سیٹھ ابو بکر یوسف تاجر جدہ کا شکریہ ادا کرنا میرے لئے از حد ضروری ہے۔ سیٹھ صاحب موصوف سلسلہ احمدیہ کے پہلے احمدی ہیں۔ جنہوں نے آجتک بڑی سے بڑی رقم سلسلہ کے لئے دی ہے۔ اور وہ اپنے ہمنام کی طرح سے سلسلہ کے لئے قربانی کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان کو کوئی موقعہ نہیں ملا۔ مگر وہ اس میں پیش پیش رہے ہیں۔ میں چونکہ ان کے حالات بہت لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ سیٹھ صاحب فنا فی الاحمدیت ہیں۔ اور اپنی ضرورتوں سے زیادہ سلسلہ کی ضرورتوں کا احساس رکھتے ہیں۔ آپ چند روز سے قاہرہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ سے قاہرہ کی دار الکتب کا ذکر کیا۔ اس پر آپ نے اپنی جدہ کی لائبریری انجمن قاہرہ کے لئے وقف فرمانے کا وعدہ فرما دیا۔

جزاہم اللہ احسن الجزا۔ انجمن احمدیہ قاہرہ کیلئے یہ بہت ہی خوشی کا مقام ہے کہ خدا تعالے نے اس قدر جلد اس تحریک کی قبولیت کی روح پیدا کر دی۔ پس مجھکو یقین ہو گیا ہے۔ کہ **میری یہ آواز** جو صداقت اور خلوص کے سرچشمے سے نکلی ہے۔ رائگاں نہیں جائیگی کاش کہ دو تین اور ابوبکر میری اس تحریک کو بار آور بنانے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تاکہ میرے اس سال کے پروگرام کا ایک حصہ ختم ہو کر دوسرے میں مجھکو قدم رکھنے کا موقعہ ملے۔

میں احباب جماعت سے حضرت حاجی ابوبکر یوسف صاحب کی درازی عمر اور ان کے مال میں برکت کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں۔

سیٹھ صاحب آجکل **دار التبلیغ** قاہرہ میں چند روز کے لئے مقیم ہیں۔ آپ کی طبیعت بھی **ناساز** ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے اسے مخدوم کو دیر تک سلامت رکھے۔ (آمین)

اب احباب کے لئے دار الکتب کی تکمیل کا کام بہت ہی ہلکا رہ گیا ہے ؎

بکوشید اے جوانان تا بہ دین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

والسلام

خاکسار

محمد دین احمدی از مصر

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت الحمدللہ اچھی ہے اگرچہ گلے کی شکایت بدستور ہے۔ اس لئے قلت کلام اور آرام کی ضرورت ہے۔ اور وہ جنس یہاں مفقود ہے۔ ۱۸ مارچ ۱۹۲۳ء سے ایک غیر معمولی سلسلہ تقریروں کا شروع ہو گیا ہے۔ جو مسئلہ اشاعت و تبلیغ اس اولوالعزم کی خلافت حقہ کی ایک بین دلیل ہے کہ اپنی صحت و عافیت کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے بقا پر قربان کر دینا آسان سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ارادوں میں برکت عطا فرما دے۔ آمین۔

۲۔ ۱۸ مارچ ۱۹۲۳ء کی صبح ۹ بجے سے مجلس مشاورت کے اجلاس شروع ہو گئے ہیں۔ (مفصل پھر)

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے کی حسن انتظام شبانہ روز معروفیت اس ہفتہ میں کام کرنے والے لوگوں کے لئے سبق آموز ہے۔ اس مجلس مشاورت میں جماعت کے بہترین دل و دماغ کے لوگ شریک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو بابرکت کرے۔ آمین

۳۔ قادیان کے ہندوؤں میں بھی اسلام شروع ہو گیا ہے ایک اچھے گھرانے کا نوجوان برضا و رغبت حلقہ اسلام میں داخل ہوا ہے۔ قادیان کے پاس موضع سیکھواں میں اچھے تعداد میں احمدیت کا اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ۔

اپنے بھائیوں کیلئے دعا کرو!

سلسلہ کے ایک نہایت قدیم مخلص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرمی منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر اپنے بچوں کے لئے حسب ذیل درخواست کرتے ہیں۔ یہ اصل مخلص خاندان کے لئے خصوصیت سے دعا کی جاوے جو جرمنی میں تعلیم کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

۱۔ بڑا لڑکا ڈاکٹر عطاء اللہ ایم۔ ڈی کے امتحان میں اپریل میں شامل ہوگا۔ اس کی کامیابی کیلئے بھی دعا۔ لڑکا عبد اللہ مکینیکل انجینئرنگ پڑھتا ہے۔ اس کی کامیابی کے واسطے بھی دعا کی تحریک فرما دیں۔ اور دعا فرما دیں کہ اللہ کریم مجھکو اور میرے بچوں کو اپنی امان میں رکھے۔ تیسرا لڑکا لاہور گورنمنٹ کالج میں اس سال بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دیگا اسکی کامیابی کے واسطے بھی دعا فرما دیں۔ اور احباب میں دعا کے واسطے تحریک کریں۔ والسلام

۲۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صاحبزادی حضرت مسیح موعود نے مالیر کوٹلہ سے میاں عبد الرحیم خان صاحب خالد خلف الرشید حضرت نواب محمد علی خان صاحب کیلئے دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ میں اس خط پر تادیب النساء میں انشاء اللہ ایک مضمون لکھونگا۔ سردست احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ عبد الرحیم خان خالد (جو بغرض تعلیم انگلستان گئے ہوئے ہیں) کیلئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالے عزیز کو بہ خیریت کامیاب کر کے جلد واپس پہنچائے۔ اور ہر قسم کی دنیوی روحانی و جسمانی برکات اپنے خاص فضل سے ان پر نازل کرے۔ آمین۔

۳۔ مجاہدین سلسلہ کی صحت اور کامیابی کی دعا اور سلسلہ کے آفاق میں پھیل جانے کی دعا۔

۴۔ سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب سکندر آبادی ایک خاص ابتلا میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صدق اور وفا کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ اپنے دینی مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور ان کے خاندان کو بھی نعمت سے بہرہ اندوز کرے۔ جو ان پر کی ہے۔

۵۔ سیٹھ جی ایم ابراہیم سکندر آبادی بعض مالی ابتلاؤں میں ہیں۔ ان کی فلاح اور کامیابی کے لئے دعا کی جاوے۔

۶۔ مخدوم محمد افضل صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کے فرزند رشید جو ایم۔ اے کا امتحان دینے والے ہیں بیمار ہیں۔ ان کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا کی جاوے۔

۷۔ عنایت اللہ تاجر کتب قادیان کیلئے دعا کی جاوے۔

۸۔ سیٹھ محمد غوث احمدی حیدر آبادی (جو سلسلہ کے نہایت مخلص خادم ہیں) کے صاحبزادہ محمد اعظم امتحان میں شریک ہوا ہے۔ جو ۱۸ مارچ سے شروع ہو گا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خود سیٹھ صاحب کی ہر قسم کی کامیابی کے لئے بھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(اپنے الفاظ میں)

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء

ایک عام تمدنی قاعدہ

عام تمدنی قواعد کے ماتحت یہ بات بری سمجھی جاتی ہے کہ کوئی شخص کسی موقعہ پر کسی دوست یا بھائی کو یہ کہے کہ تم نے میری بات نہ مانی۔ اس لئے یہ نقصان ہوا۔ اگر ہماری بات مانتے تو یہ نقصان نہ ہوتا۔

قرآن کریم کی رائے الزام دینے والوں کے متعلق

قرآن کریم نے ایک لڑائی کے موقعہ پر بعض لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مشورہ دیا اور ان کی رائے پر عمل کر لیا گیا۔ لیکن عمل کرنے کے بعد جب نقصان پہنچا۔ تو ان لوگوں نے جن کی رائے کے برخلاف عمل کیا گیا تھا الزام دینا شروع کیا۔ کہ ہم نے پہلے یہ نہیں کہدیا تھا۔ کہ ہماری رائے پر عمل کرو۔ ورنہ نقصان ہو گا۔ تم نے عمل نہ کیا۔ اس لئے نقصان ہوا۔

قرآن کریم نے ان کے اس طریقہ کو منافقانہ طریق کہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ تمہاری ہی رائے پر عمل کیا جائے۔ اور اس پر ہی چلا جائے۔ اور ساتھ ہی اس تمدنی قاعدہ کی تصدیق کر دی ہے جو عام رائج ہے۔

سوال

اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو قرآن نے عام رائج تمدنی قاعدہ کی تصدیق کی ہے۔ اور دوسری طرف ان کے الزام دینے کو منافقانہ طریق کہا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

جواب

اس سوال کا یہ جواب ہے کہ بعض لوگ جو مرتبے اور درجے میں کم ہوتے ہیں۔ یا برابر ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو کہنے کا حق نہیں رکھتے۔ کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ اور ایسا کیوں کیا۔ پس اس بات سے منع کیا ہے۔ کہ چھوٹے بڑوں کو یہ کہیں کہ تم نے ایسا کیا تب یہ نقصان ہوا۔

ہاں قرآن کریم نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے جو کہ تربیت کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کے ذمہ دار ہیں وہ ان کو جن کی وہ تربیت کرتے ہیں۔ اور جن کے ذمہ دار ہیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم نے ایسا کیا تب یہ نقصان ہوا۔ ماں باپ بچہ کو کہہ سکتے ہیں کہ وہاں جانے اور کھیلنے سے تم کو منع کیا تھا۔ تم وہاں گئے۔ اور تم کو چوٹ لگ گئی ایک استاد شاگرد کو ملامت کر سکتا ہے۔ اور یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ اور ایسا کیوں نہ کیا۔ برخلاف اس کے کہ بچہ ماں باپ کو اور شاگرد استاد کو ملامت کرے۔

پس اگر بچے کی بات یا شاگرد کی بات کو رد کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس شخص کی بات کو توڑا جائے جسکو کہنے کا حق ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

ایک اہم واقعہ اور مسلمانوں کا سابقہ رویہ

اس تمہید کے بعد میں ایک واقعہ کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ جو اہم ہے۔ اور وہ خلافت کا سوال ہے۔ ترکی قوم کی جب انگریزوں سے لڑائی ہوئی تو سب قوموں نے انگریزوں کی مدد کی اور علماء نے فتوے دئے کہ انگریزوں کے ساتھ چونکہ ہمارا معاہدہ ہے۔ اس لئے ان کو مدد دینی چاہیئے۔ ترکوں کے سلطان کو اس وقت بھی خلیفہ مانا جاتا تھا۔ لیکن باوجود اس کے جاننے کے کہ لڑائی مسلمان ترکوں ہی سے ہے انگریزوں کیساتھ مل کر عراق میں مسلمانوں کا مقابلہ کیا گیا۔

مسلمانوں کا موجودہ رویہ سابقہ رویہ کے خلاف ہے

شروع میں تو مسلمانوں نے دل کھول کر کئی مقامات پر ترکوں سے لڑائی کی اور انگریزوں کی مدد کی۔ لیکن آج جو وہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ پہلے عقیدہ کے بالکل خلاف ہے۔ اور عین صلح کے وقت ملک میں عدم تعاون کی تحریکیں کیں اور بائیکاٹ کئے۔ اور ملک میں بدامنی کی اور ہجرت کی تحریکیں کیں۔ اور ایک کثیر حصہ مسلمانوں کا کابل کی طرف ہجرت کر گیا۔

ہم پر ایک الزام اور اس کے دو جواب

ہم پر یہ الزام دیا جاتا تھا کہ ہم انگریزوں کے خوشامدی ہیں۔ اور بزدلی کی وجہ سے انگریزوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور زور دیا جاتا تھا کہ ہم انگریزوں سے بکلی انقطاع کریں۔ اور عدم انقطاع کی صورت میں دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ اس کے دو جواب ہیں۔

جواب اول

اول یہ کہ ہم ان کو خلیفۃ المسلمین ہی نہیں مانتے تو پھر ان سے جنگ کرنے میں کیا برائی ہو سکتی ہے

جواب دوم

دوسرے یہ کہ ہم نے لڑائی ترکوں سے کی (نہ کہ خلیفۃ المسلمین سے) جو کہ ہمارے بادشاہ کے مخالف تھے۔ پس ہم اپنے بادشاہ کے مخالف سے لڑنے گئے اور بادشاہ وقت کے مخالف سے لڑنا شرع کے لحاظ سے کوئی ممنوع امر نہیں۔ بلکہ پسندیدہ امر ہے۔

ہمارا سابقہ رویہ

ہم نے ہی انگریزوں کی مدد کی اور ہماری جماعت کا ایک کثیر حصہ فوج میں بھرتی ہو کر ترکوں سے مختلف جگہوں پر مقابلہ کرنے کے لئے گیا۔ اور ہم جسطرح کہ پہلے انگریزوں کیساتھ وفاداری رکھتے تھے۔ آج بھی رکھتے ہیں۔ ہمارا طریقہ جو پہلے تھا اب بھی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا پہلا طریقہ کچھ اور تھا۔ اور اب کچھ اور ہے۔ پہلے وہ ترکوں کے مخالف تھے اور ان کے برخلاف انگریزوں کو مدد دیتے تھے۔ ان کے علماء بھی انگریزوں کے حامی تھے۔ لیکن صلح کے وقت ان کے علماء نے عدم تعاون کی تحریکیں کیں۔ اور بائیکاٹ کیا۔ اور ہجرت پر لوگوں کو تحریک دلائی۔ مسلمانوں نے اپنے پہلے طریقہ کو چھوڑ دیا۔ لیکن ہم اب بھی اپنے پہلے طریقہ پر قائم ہیں۔ اور انگریزوں کی حمایت اور وفاداری میں ہیں۔

ہمارا موجودہ رویہ اور ایک قابل توجہ امر

ہمارا موجودہ رویہ بھی انگریزوں کی حمایت اور ان کی وفاداری کا ہے۔ لیکن صلح کے وقت ہم کو ہی اس بات کا خیال آتا تھا۔ کہ چونکہ ترک مسلمان کہلاتے ہیں۔ اس لئے یورپ نے ان پر بوجہ مسلمان ہونے کے سختی کی۔ اسٹریا کے علاقوں کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ علیحدہ رہنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور ان کے باقی ماندہ چھوٹے سے علاقے کو آزادی دی۔ برخلاف ترکی علاقوں کے ان کو جبراً الگ کیا گیا۔ اور مختلف قوموں کو اختیار دیا گیا کہ وہ ان پر قبضہ کریں۔ اس لئے ہمارا حق تھا کہ ہم گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کرتے کہ سیاسی طور سے معاملہ کرو نہ کہ مذہبی طور سے۔ اور یہ صلح سیاسی طور سے ہو۔ نہ کہ مذہبی طور سے۔

بعض انگریزوں کی رائے ہمارے متعلق

شروع شروع میں بعض انگریزوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا تھا۔ کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف ہیں لیکن آج وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ ترکوں سے صلح کے وقت سختی برتی گئی تھی۔ (جیسا کہ ہم نے لکھا تھا) اور جو رائے جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ بہت پسندیدہ اور قابل عمل تھی۔ لیکن اگر اسوقت جماعت احمدیہ کی رائے پر عمل درآمد کیا جاتا تو فساد کا اندیشہ تھا لیکن جیسا کہ ہم نے صلح کے وقت بتایا تھا۔ کہ یہ ترکوں کے حق میں سختی ہے۔ آج اس کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اور تسلیم کیا جاتا ہے کہ واقعی سختی برتی گئی تھی۔ اور اب نرمی کی گئی۔ اور تبدیلی کی گئی ہے۔

کیا تمام مسلمان سلطان کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں!

شیعہ سلطان کو خلیفہ تسلیم کرنیکیلئے تیار نہیں

پھر تسلیم کیا گیا۔ اور اس کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی کہ تمام مسلمان سلطان کو خلیفۃ المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(اپنے الفاظ میں)

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء

ایک عام تمدنی قاعدہ

عام تمدنی قواعد کے ماتحت یہ بات بری سمجھی جاتی ہے کہ کوئی شخص کسی موقعہ پر کسی دوست یا بھائی کو یہ کہے کہ تم نے میری بات نہ مانی۔ اس لئے یہ نقصان ہوا۔ اگر ہماری بات مانتے تو یہ نقصان نہ ہوتا۔

قرآن کریم کی رائے الزام دینے والوں کے متعلق

قرآن کریم نے ایک لڑائی کے موقعہ پر بعض لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مشورہ دیا اور ان کی رائے پر عمل کر لیا گیا۔ لیکن عمل کرنے کے بعد جب نقصان پہنچا۔ تو ان لوگوں نے جن کی رائے کے برخلاف عمل کیا گیا تھا الزام دینا شروع کیا۔ کہ ہم نے پہلے یہ نہیں کہدیا تھا۔ کہ ہماری رائے پر عمل کرو۔ ورنہ نقصان ہوگا۔ تم نے عمل نہ کیا۔ اس لئے نقصان ہوا۔

قرآن کریم نے ان کے اس طریقہ کو منافقانہ طریق کہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ تمہاری ہی رائے پر عمل کیا جائے۔ اور اس پر ہی چلا جائے۔ اور ساتھ ہی اس تمدنی قاعدہ کی تصدیق کردی ہے جو عام رائج ہے۔

سوال

اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو قرآن نے عام رائج تمدنی قاعدہ کی تصدیق کی ہے۔ اور دوسری طرف ان کے الزام دینے کو منافقانہ طریق کہا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

جواب

اس سوال کا یہ جواب ہے کہ بعض لوگ جو مرتبے اور درجے میں کم ہوتے ہیں۔ یا برابر ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو کہنے کا حق نہیں رکھتے۔ کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ اور ایسا کیوں کیا۔ پس اس بات سے منع کیا ہے۔ کہ چھوٹے بڑوں کو یہ کہیں کہ تم نے ایسا کیا تب یہ نقصان ہوا۔

ہاں قرآن کریم نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے جو کہ تربیت کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کے ذمہ وار ہیں وہ ان کو جن کی وہ تربیت کرتے ہیں۔ اور جن کے ذمہ دار ہیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم نے ایسا کیا تب یہ نقصان ہوا۔ ماں باپ بچہ کو کہہ سکتے ہیں کہ وہاں جانے اور کھیلنے سے تم کو منع کیا تھا۔ تم وہاں گئے۔ اور تم کو یہ چوٹ لگ گئی ایک استاد شاگرد کو ملامت کر سکتا ہے۔ اور یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ اور ایسا کیوں نہ کیا۔ برخلاف اس کے کہ بچہ ماں باپ کو اور شاگرد استاد کو ملامت کرے۔

پس اگر بچے کی بات یا شاگرد کی بات کو رد کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس شخص کی بات کو توڑا جائے جسکو کہ کہنے کا حق ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

ایک اہم واقعہ اور مسلمانوں کا تغیر

اس تمہید کے بعد میں ایک واقعہ کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ جو اہم ہے۔ اور وہ خلافت کا سوال ہے۔ ترکی قوم کی جب انگریزوں سے لڑائی ہوئی تو سب قوموں نے انگریزوں کی مدد کی اور علماء نے فتوے دئے کہ انگریزوں کے ساتھ چونکہ ہمارا معاہدہ ہے۔ اس لئے ان کو مدد دینی چاہئیے۔ ترکوں کے سلطان کو اس وقت بھی خلیفہ مانا جاتا تھا۔ لیکن باوجود اس کے جاننے کے کہ لڑائی مسلمان ترکوں سے ہی ہے انگریزوں کیساتھ مل کر عراق میں مسلمانوں کا مقابلہ کیا گیا۔

مسلمانوں کا موجودہ رویہ سابقہ رویہ کے خلاف ہے

شروع میں تو مسلمانوں نے دل کھول کر کئی مقامات پر ترکوں سے لڑائی کی اور انگریزوں کی مدد کی۔ لیکن آج جو وہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ پہلے عقیدہ کے بالکل خلاف ہے۔ اور عین صلح کے وقت ملک میں عدم تعاون کی تحریکیں کیں اور بائیکاٹ کئے۔ اور ملک میں بدامنی کی اور ہجرت کی تحریکیں کیں۔ اور ایک کثیر حصہ مسلمانوں کا کابل کی طرف ہجرت کر گیا۔

ہم پر ایک الزام اور اس کے دو جواب

ہم پر یہ الزام دیا جاتا تھا کہ ہم انگریزوں کے خوشامدی ہیں۔ اور بزدلی کی وجہ سے انگریزوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور زور دیا جاتا تھا کہ ہم انگریزوں سے بکلی انقطاع کریں۔ اور عدم انقطاع کی صورت میں دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ اس کے دو جواب ہیں۔

جواب اوّل

اول یہ کہ ہم ان کو خلیفۃ المسلمین ہی نہیں مانتے تو پھر ان سے جنگ کرنے میں کیا برائی ہو سکتی ہے

جواب دوم

دوسرے یہ کہ ہم نے لڑائی ترکوں سے کی (نہ کہ خلیفۃ المسلمین سے) جو کہ ہمارے بادشاہ کے مخالف تھے۔ پس ہم اپنے بادشاہ کے مخالف سے لڑنے گئے اور بادشاہ وقت کے مخالف سے لڑنا شرع کے لحاظ سے کوئی ممنوع امر نہیں۔ بلکہ پسندیدہ امر ہے۔

ہمارا سابقہ رویہ

ہم نے بھی انگریزوں کی مدد کی اور ہماری جماعت کا ایک کثیر حصہ فوج میں بھرتی ہو کر ترکوں سے مختلف جگہوں پر مقابلہ کرنے کے لئے گیا۔ اور ہم جسطرح کہ پہلے انگریزوں کیساتھ وفاداری رکھتے تھے۔ آج بھی رکھتے ہیں۔ ہمارا طریقہ جو پہلے تھا اب بھی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا پہلا طریقہ کچھ اور تھا۔ اور اب کچھ اور ہے۔ پہلے وہ ترکوں کے مخالف تھے اور ان کے برخلاف انگریزوں کو مدد دیتے تھے۔ ان کے علماء بھی انگریزوں کے حامی تھے۔ لیکن صلح کے وقت ان کے علماء نے عدم تعاون کی تحریکیں کیں۔ اور بائیکاٹ کیا۔ اور ہجرت پر لوگوں کو تحریص دلائی۔ مسلمانوں نے اپنے پہلے طریقہ کو چھوڑ دیا۔ لیکن ہم اب بھی اپنے پہلے طریقہ پر قائم ہیں۔ اور انگریزوں کی حمایت اور وفاداری میں ہیں۔

ہمارا موجودہ رویہ اور ایک قابل توجہ امر

ہمارا موجودہ رویہ بھی انگریزوں کی حمایت اور ان کی وفاداری کا ہے۔ لیکن صلح کے وقت ہم کو بھی اس بات کا خیال آتا تھا۔ کہ چونکہ ترک مسلمان کہلاتے ہیں۔ اس لئے یورپ نے ان پر بوجہ مسلمان ہونے کے سختی کی۔ اسٹریا کے علاقوں کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ علیحدہ رہنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور ان کے باقی ماندہ چھوٹے سے علاقے کو آزادی دی۔ برخلاف ترکی علاقوں کے ان کو جبراً الگ کیا گیا۔ اور مختلف قوموں کو اختیار دیا گیا کہ وہ ان پر قبضہ کر لیں۔ اس لئے ہمارا حق تھا کہ ہم گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کرتے کہ سیاسی طور سے معاملہ کرو نہ کہ مذہبی طور سے۔ اور یہ صلح سیاسی طور سے ہو۔ نہ کہ مذہبی طور سے۔

بعض انگریزوں کی رائے ہمارے متعلق

شروع شروع میں بعض انگریزوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا تھا۔ کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف ہیں لیکن آج وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ ترکوں سے صلح کے وقت سختی برتی گئی تھی۔ (جیسا کہ ہم نے لکھا تھا) اور جو رستے جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ بہت پسندیدہ اور قابل عمل تھی۔ لیکن اگر اسوقت جماعت احمدیہ کی رائے پر عمل درآمد کیا جاتا تو فساد کا اندیشہ تھا لیکن جیسا کہ ہم نے صلح کے وقت بتایا تھا۔ کہ یہ ترکوں کے حق میں سختی ہے۔ آج اس کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اور تسلیم کیا جاتا ہے کہ واقعی سختی برتی گئی تھی۔ اور اب نرمی کی گئی۔ اور تبدیلی کی گئی ہے۔

کیا تمام مسلمان سلطان کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں!

شیعہ سلطان کو خلیفہ تسلیم کرنیکیلئے تیار نہیں

پھر تسلیم کیا گیا۔ اور اس کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی کہ تمام مسلمان سلطان کو خلیفۃ المسلمین

تسلیم کرتے تھیں۔ میرا چونکہ جانا مناسب نہ تھا۔ اس لئے میں نے صرف ٹریکٹ روانہ کئے۔ اور ان میں لکھا۔ کہ شیعہ لوگ سلطان کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے۔ اگر شیعہ لوگ خلیفہ اسلام میں کسی کو سمجھتے تو وہ سات سو سال تک یونہی لڑائی نہ کرتے۔

شیعہ نے ابوبکر عمر کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا تو وہ کیونکر سلطان کو خلیفۃ المسلمین کو مان سکتے ہیں۔

احمدی جماعت سلطان کو خلیفہ نہیں مانتی

اسی طرح احمدی جماعت بھی سلطان کو خلیفہ نہیں مانتی۔ اسلامی خلیفہ آگیا ہے اور وہ احمد ہے۔ صرف خلیفۃ المسلمین ایک بادشاہ ہے۔ ہم اس کو ماننے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ پس احمدی جماعت بھی نکل جائیگی۔

وہابی یا اہلحدیث بھی سلطان کو خلیفہ نہیں مانتے

وہابی یا اہلحدیث سلطان کو خلیفہ نہیں مانتے اور جب سے یہ جماعت قائم ہوئی ہے اس کے لیڈر اور اس کے معزز لوگ خلیفۃ المسلمین کے ماننے سے الگ رہے ہیں یا اگر کسی نے خلیفۃ المسلمین کا اقرار بھی کیا تو اور لوگوں کے لحاظ سے۔ کیونکہ وہ مانتے ہیں کہ جو خلیفہ ہو اس کے لئے قریشی ہونا ضروری ہے۔ اور موجودہ سلطان قریشی نہیں۔

۳ سنی بھی خلافت کے قائل نہیں

سنی بھی خلافت کے معاملے میں تمہارے ساتھ نہیں۔ بلکہ الگ ہی ہیں۔

مسلمانوں کا ایک عقیدہ

مسلمانوں کا ایک عقیدہ یہ تھا۔ کہ ہماری سب سے صلح ہو سکتی ہے۔ لیکن منکر خلافت سے کبھی بھی صلح نہیں ہو سکتی۔ اور خلیفہ کے نام سے ہی تو وہ چندے جمع کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کی جیبیں خالی کرتے تھے۔

موجودہ خلافت کی حالت

غازی مصطفیٰ کمال پاشا جسکو کہ اپنا منجی اور رہبر خیال کرتے تھے۔ اور اس کے نام پر اپنے آپ کو ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کہتا ہے کہ خلافت نہیں چاہیئے۔ اور خلافت اسلام کے لئے مضر ہے۔ اور اس کی ہستی جمہوریت کے لئے بھی ضرر رساں ہے۔ اور یہ نہیں کہ وہ سلطان کی معزولی کا خط بھیج دے۔ بلکہ نہایت ہی ذلت سے سلطان کو تخت سے اتارتا ہے۔ وہ اپنے سپاہیوں کو اس وقت بھیجتا ہے جبکہ وہ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے تو سپاہی جا کر کہتے ہیں۔ کہ تخت سے اتر آؤ۔ اور نہ صرف اسکو تخت سے اتارنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ بلکہ اس کو اور اس کی اولاد کو تخت سے محروم کر کے ہمیشہ کے لئے ملک سے جلاوطن کر دیتے ہیں۔ اس کی اس وقت کیا حالت ہوگی۔ کیا خیالات اس کے دل و دماغ میں چکر لگاتے ہونگے۔ اور ان کی سابقہ وفاداری کا خیال اس کے دل میں آتا ہوگا۔ کہ کل تک تو یہ میرے لئے چندے کرتے تھے۔ اور میری مدد کے لئے ہر طرح تیار تھے۔ لیکن آج مجھے یہ ذلت سے تخت پر سے اتارتے جاتے ہیں۔

احمدی قوم خلیفہ سے کبھی ایسا سلوک نہ کرتی اور نہ اسکو ذلت کے ساتھ تخت سے اتار کر اس کو اور اس کے اہل و عیال کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کرتی اور تخت سے محروم کرتی۔

خلیفہ کے معزول کرنیکی وجہ

ترکوں نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ جب تک یہ خلیفہ ہے۔ ہمارے لئے کسی قسم کے فوائد کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور خلیفہ کو ہوا بنایا جاتا تھا۔ کہ اگر یہ رہا تو ہماری بہتری کے لئے کچھ نہیں ہو سکتا۔

چونکہ ہندوستان کے علماء کا خیال تھا۔ کہ سیاسی اختیارات بھی خلیفہ کو دئے جائیں۔ اس لئے ترکوں نے اس سے ڈر کر کہ کہیں یہ اپنے اختیارات وسیع کرلے۔ اور سب مسلمانوں کا بادشاہ بن جائے اس کو معزول کر دیا۔

پس میں چونکہ ایسے مقام پر کھڑا ہوں۔ جو کہ اصلاح کرنے کا مقام ہے۔ ایک دفعہ پہلے کہہ چکا ہوں کہ تم عدم تعاون اور بائیکاٹ نہ کرو۔ اور ہجرت کی تحریک کو روکو۔ تم نے اس وقت کچھ پروا نہ کی۔ اور تمہاری ہجرتوں اور بائیکاٹوں کا کیا برا نتیجہ نکلا۔

اب پھر کہتا ہوں کہ تم اس آواز کو سنو۔ جو خدا نے پیدا کی۔ اور آج کوئی طاقت کام نہ آئیگی جب تک احمدیت کا جوا اس کے کندھے پر نہ ہوگا۔

پس وہی شخص خلیفہ ہے جسکو کہ خدا نے خلیفہ بنایا۔ اور وہی غلام احمد ہے جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب ہو کر لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا۔

حسین کامی کی نسبت پیشگوئی

حضرت صاحب کی وہ پیشگوئی جو حسین کامی کی نسبت کی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ کیا ممکن نہ تھا۔ کہ جو کچھ میں نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا ہے۔ وہ دراصل صحیح ہو اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہوں۔ جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں [illegible] ذات کے متعلق فرمایا۔ کہ اس شخص کی سرشت میں نفاق کی رنگ بھری ہے۔

یہ پیشگوئی تین دفعہ پوری ہوئی۔ ایک دفعہ سلطان عبدالحمید خان کے وقت میں اور ایک دفعہ خود اسکی ذات کے متعلق۔ اور ایک دفعہ اب کس صفائی سے کچے دھاگے ٹوٹ گئے۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ وہ لوگ جو کہ سیاست کے میدان سے دور سمجھے جاتے تھے۔ آج انہی کی رائے کو مانا جاتا ہے۔ کہا جاتا تھا۔ کہ بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلے کے لوگ سیاست کو کیا جانتے ہیں۔ لیکن وہی نکلا جو نہیں بیٹھا۔ اور وہی آواز جو کہ خدا کی طرف سے تھی۔ اسے آج تسلیم کیا جاتا ہے۔

تمام دنیا کی نظر ہندوستان پر ہے

پہلیں ترکوں کی طرف سے آواز آتی ہے۔ کہ اسلام کی خدمت اور ہماری مدد کرنے والا صرف ہندوستان ہے۔ آج خلیفۃ المسلمین بھی یہی لکھتا ہے۔ کہ ہمارا فیصلہ ہندوستان ہی کریگا۔ گاندھی کی وہ تار جو اس نے محمد علی کے نام روانہ کی ہے اسمیں ہے کہ ہندوستان سے ہی ترقی ہے۔

کیوں تمام دنیا کی نظر ہندوستان پر ہے

کیا وجہ ہے کہ ایران جسمیں بابی مذہب کا بانی گذرا ہے۔ اور شام اور امریکہ جس میں کہ ڈوئی گذرا ہے لوگوں کی توجہ اپنی طرف منعطف نہیں کرتے۔ کیوں لوگوں کی انگلیاں ہندوستان کیطرف اٹھتی ہیں۔

دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ خیالات کے لوگ ہندوستان میں گذرے ہیں۔ ٹیگور ہندوستان میں مشہور ہے۔ بوس بھی سائنس والوں کا مایۂ ناز ہندوستان میں ہوا۔ اعلیٰ درجہ کے فلاسفر بھی ہندوستان میں۔

غرضیکہ تمام دنیا کے لوگ ہندوستان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ہندوستان ہی آج تمام لوگوں کی توجہ کی جگہ بنا ہوا ہے۔ اس لئے کہ جب دنیا کی نظر بڑے بڑے ہندوستان کے نامور لوگوں پر پڑیگی۔ تو مڑ مڑ کر غلام احمد پر ہی پڑے گی۔ جس کے طفیل سے یہ لوگ مشہور ہوئے۔

پس ہندوستان اس لئے لوگوں کی توجہ کی جگہ بنا ہوا ہے۔ اور اسی لئے لوگوں کی نظریں اس طرف اٹھتی ہیں۔ کہ اس میں خدا کا پیارا غلام احمد (جو کہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جذب ہوا۔) مبعوث ہوا۔

میں نے پہلے کئی دفعہ توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی غلطی کو تسلیم کرو۔ اور [illegible] ہو۔ کہ نادم ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ [illegible] الٰہی طرف سے جو آواز آئی ہے۔ اس کو سنو۔ اور خدا کے ہاتھ کو پکڑو۔ تاکہ تم نجات پاؤ [illegible]

فاحفظہ فانہ من الاسرار المخفیۃ

چند دوستوں کی سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویات کا سلسلہ شروع کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ اکسیر الاجسام ہوگی جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانے والی اَور دوائی اس کے برابر دنیا میں کم میسّر ہوسکے گی۔ بلاریب یہ ضعفِ ہضم کو زائل کرکے خون صالح پیدا کرتی اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے۔ خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو۔ دودھ جس قدر بھی پیا جاوے ہضم ہوجاتا ہے۔ اس کے چند دنوں کے کھانے سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت غریزی ہے۔ دماغ دل وجگر اور گردہ و مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اسکے استعمال سے فی الفور دور ہوجاتے ہیں۔ اس کے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑے گی یہ دوائی سینکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے قیمت فی شیشی جس میں فقط تین رتی دوائی ہوگی۔ مبلغ دس روپے عہ علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ مقدار خوراک یک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہوسکتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔ غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اس کے لئے ہرگز درخواست نہ کریں؛

ضروری گذارش } چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت دقت طلب ہیں اس لئے جب تک میرے پاس کم از کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائیں گی میں دوائی تیار نہ کرسکونگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جائے بلکہ اس سے میرا منشا محض درخواست خریداری سے ہے کیونکہ یہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو آج تک سینہ بسینہ چلی آئی ہے۔ جس کی تین رتی تمام عمر کے لئے کفایت کرسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے میں نے (بمقابلہ فواید اور محنت کے) اس کی قیمت کے تعین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہوجانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی تیار ہوکر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔ درخواستیں سردست دفتر الحکم کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

مینیجر اکسیر الاجسام مکان دفتر الحکم قادیان

سیرۃ المہدی

بہت جلد چھپکر دفتر میں آنیوالی ہے اس لئے احباب بہت جلد درخواستیں دفتر الحکم کے پتہ پر روانہ کردیں۔

مینیجر اخبار الحکم قادیان

بفضل تعالیٰ — بدولت شاہی — (از نادر شفاپاور)

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان } خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی یعنی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ یہ کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقع ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بد اعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بدنتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ عہ

۲۔ روغن اکسیر اعصاب } بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ

۳۔ کشتہ طلائی } جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اس میں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے۔ جوکہ یہ ہے۔ سونا۔ دل و دماغ و حرارت غریزی کو تقویت دینے والا فہم اور فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا امراض سوداوی خفقان توحش وہم غم حزن جنون۔ سوداوی صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا قلب میں استقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ قیمت فی تولہ ۶ر اور سینکڑہ خوراک ۵ر

۴۔ حب مقوی اعصاب:۔ یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کیلئے اکسیر ہیں۔ باقاعدہ مسہلوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہوگئے ہیں قیمت فی سینکڑہ صہ ایک روپیہ میں ۱۶ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک:۔ سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ

۶۔ سرمہ مرواریدی:۔ یہ سرمہ بصارت کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کیلئے از سر نو نور بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے ککروں کیلئے بھی نہایت مفید ہے کیونکہ یہ نہایت قیمتی اجزا مروارید اور مامیران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے قیمت فی تولہ للعہ روپیہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول رض بھی آپ کی بعض دوائیاں کو استعمال کرتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی ادویہ بیماروں کیلئے مفید ہونگی۔ (مرزا محمود احمد)

پتہ:۔ دیسی کارخانہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ